61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023

Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 105

ایک اجنبی انسان سے دوستی

ساوتری پریشان تھی اے خدا! امی کے لئے دوا کہاں سے خریدلوں آخر دوڑتی-
دوڑتی وہ ہسپتال پہنچی... صبح کے دس بجے وہ صبح کا حسین منظر جب
چڑیاں چہک رہی تھی جب میں گھر سے باہر نکلی اس بہار کے موسم میں
وہ کتنی دھوپ وہ سورج کی سونے جیسی کیرن نکلی ہوئی اور باغ کے
کے پھولوں کی مہک جب آتی ہے نہ جانے میرے من میں کیا کیا خیال
ابھرتے ہیں - لیکن اسی وقت یاد آگیا کہ امی کی دوا بھی ختم ہوگئی
ہے من من ہی من میں سوچتی ہوں کہ اے خدا اب کہاں سے لاوں دوا-
لیکن میں دوڑتی - دوڑتی ہسپتال پہنچی ہوں وہاں جا کہ جیسے ہی دوا خریدی
تو میرے ہاتھ سے ایک لڑکا لے کر بھاگ گیا لیکن میں بھی اس کا پیچھا
کرتی رہی جب وہ اپنے گھر کے پاس پہنچا میں اس وقت وہی پر رک
گئی۔ اور اسے چھپ کر دیکھنے لگی.

تو اسی وقت مجھے کچھ سنائی دیا جس کو سننے کے بعد میں تو ہکا بکا ہوگئی
وہ اپنی ماں سے کہنے لگا یہ لو ماں میں دوائی لے آیا۔ اور ماں نے پوچھا کہاں سے
لایا یہ دوا تیرے پاس تو پیسے بھی نہی تھے۔ پر اس نے جھوٹ کہا کہ ماں میرے
پاس کچھ پہلے پیسے تھے انہی سے لایا۔ اس وقت اس ماں کی آنکھوں سے
آنسوں ٹپک پڑے وہ بہت خوش ہوگئی لیکن اس وقت مجھے بھی
بہت دکھ لگا ان ماں اور بیٹے کو دیکھ کر۔ نہ جانے میرے دل میں کیا کیا
خیال ابھرتے گئے- تو میں وہاں سے چل پڑی.

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

راستے میں جاتے وقت مجھے اپنی ماں کا خیال آیا کہ اس کی دوا بھی ختم ہو گئی ہے لیکن اب میرے پاس اور پیسے بھی نہیں تھے میں دوبارہ ہسپتال چلی گئی وہاں پر میری ملاقات ایک آدمی سے ہوتی ہے ۔ وہ مجھے پکارتا ہے اے ساوتری تم یہاں کیا کر رہی ہوں ۔ میں نے اسے پوچھا آپ کون ۔ تو اس نے کہاں تمہیں میں نہیں یاد میں تمہاری جماعت میں پڑھتا تھا بلال نام ہے ۔ تب مجھے جا کر یاد آیا کہ یہ وہ بلال ہے جس کی ایک بار میں نے مدد کی تھی ۔

اور اس نے پھر پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو تو میں نے اسے بتایا کہ میں اپنی ماں کے لئے دوا لینے آئی تھی پر ۔ اس نے پوچھا پھر کیا ۔ میں نے اس سے کہا کہ میرے پیسے کہیں گم ہو گئے ۔ یہ جھوٹ تھا کہ پیسے گم نہیں ہوئے بلکہ وہ کسی کی مدد میں ہو گئی لیکن میں نے اسے بتایا نہیں پھر اس نے مجھے دوائی لے کر دی اور کہا یہ لے کر جاؤ اور اپنی ماں کو دو ۔ مجھے اس وقت احساس ہوا کہ اگر ہم کسی کی مدد کرے وہ بھی نہ کبھی ہمارے کام ضرور آتا ہے ۔ اور میں نے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی

جب میں اس کے ساتھ چل رہی تھی تو میں نے اسے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہوں اور اس نے ہنستے ہوئے کہا کہ یہ تو قسمت کا کھیل ہے وہ انسان کو کہاں سے کہاں لاکر رکھ دیتی ہے ۔ اور اس نے اپنی کہانی بتانی شروع کی وہ کہہ رہا تھا جب تم نے میری ایک بار مدد کی تھی اس دن کے بعد آج تک میں پڑھ رہا چکا ہوں بتا ہیں وہ کہتے ہیں نہ کہ کسی کی ایک

61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023
Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 105

مدرسے انسان بدل جاتا ہے شاید اسی مدرسے نے مجھے بدل کے رکھ دیا اس کے
بعد میری زندگی نے روح موڑ لیا تھا - میں نے بہت محنت شروع کر دی تھی
اور پھر نو سائنس امتحان پاس کر کے یہاں ڈاکٹر ہوں جب میں نے اس
کی یہ آپ بیتی سنی تو میں بہت فخر محسوس کرنے لگی پر اسی وقت
اس نے مجھ سے سوال پوچھ لیا کہ تم کیا کرتی ہو؟ تو میں نے کہاں
میری آپ بیتی بہت لمبی ہے گھر چل کر سناؤں گی۔ اس نے سر ہلا کر
حامی بھری۔

جب ہم گھر پہنچے تو ماں کو دوائی دی اور کہا بیٹے تم نے اتنی دیر کیوں کر دی
تو میں نے کہاں میرے پرانے دوست مجھے مل گئے تھے ان سے بات چیت کرنے
میں تھوڑی دیر ہو گئی تبھی بلال نے کہا اندر نہیں بلاؤ گی میں نے ہنس کر
کہا کیوں نہیں تو اس کو اندر بیٹھا کر میں چائے بنانے لگی تب تک وہ
میری ماں سے بات چیت کرتا رہا - جب میں آئی تو چائے دیکر اس کو اپنی
کہانی بتانے لگی -

جب میں دسویں جماعت میں پڑھ رہی تھی اس وقت پوری جماعت
میں اول نمبر ملا تھا اس کے بعد میرا دھیان زیادہ جانے لگا اپنی پڑھائی پر
پر وہ کہتے ہیں نہ زندگی میں ایک ایسا موڑ آتا ہے جہاں سے انسان کی
زندگی بدل جاتی ہے اسی وقت میرے ابو اس دنیا کو الوداع کہہ کر چلے
گئے اور پھر شہر میں ہم ماں بیٹی دونوں رہ گئے شہر کے حالات
بہت برے چل رہے تھے اسی وجہ سے اپنی پڑھائی پر زیادہ دھیان

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

نہیں دے پائی مجھے ان دنوں ایک دو نوکری بھی ملی پر میں نہیں جا پائی کیوں
کہ وہ میرا برا وقت چل رہا تھا۔ گھر کی مجبوری کی وجہ سے پھر ماں
بیمار ہو گئی ہمارے پاس زیادہ پیسے بھی نہیں تھے چند پیسے ہی تھے ہمارے پاس
لیکن وہ بھی ختم ہو جاتے تھے

وہ میری ہیڈ نرس نے اپنے لفظوں سے انہوں صاف کر دیا تھا اور وہاں سے مجھے
اس نے ایک خط دیا اور کہا کل سے تم میرے ساتھ کام کرو گی۔ میں نے یہ نرس
کو صاف طور پر منع کر دیا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں کام کر سکتی اس نے
کہا کیوں۔ تو میں نے کہا میں آپ کو ابھی اچھے طریقے سے نہیں جانتی تم
اب بھی اجنبی ہو میرے لیے تو کیسے کام کروں تمہارے ساتھ۔ تو اس نے
ہنستے ہو کہا چلو اب یقین کر لو ہم دونوں آج سے دوست ہیں تو پھر جا کر
میں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

دوسرے دن میں ہسپتال پہنچ گئی اور اس کے ساتھ کام کرنے لگ گئی اور ہماری
کافی گہری دوستی ہو گئی۔ میں ہر دن صبح سویرے گھر سے پارک
کی طرف جاتی تھی سیر کرنے کے لئے۔ اور وہاں ایک لکڑی کا بینچ ہے
جس پر میں بیٹھ کر آرام کرتی تھی دن یوں ہی گزرتے گئے ایک دن میں
وہاں بیٹھی ہوئی تھی تو وہاں سے ایک لڑکا گزرا تو وہ میری طرف دیکھ
رہا تھا پہلے مجھے لگا یہ بلال ہے پر اس نے ~~سا~~ چہرا پورا ڈھکا ہوا تھا میں نے نہیں پہچانا
اور میں اپنے کام پر دھیان دینے لگی۔

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

ایک دن میری ماں بہت بیمار ہوگئی تو میں نے بلال کو بُلایا وہ بہت جلدی
آگیا اور ماں کو چیک کیا اور دوائی دی اور کہا اپ سے ماں کا خاص
دھیان رکھو تو میں نے کہا ٹھیک اور وہ چلا گیا۔ دوسرے دن میں ہسپتال
گئی تو اس کا موڈ بہت خراب تھا اور نہ اچھے طریقے سے بات کر رہا تھا
اور فوراً گھر کی طرف چلا گیا تبھی میں نے دوسرے آدمی سے پوچھا اس کو کیا ہوگیا
تو اس نے کہا مَیڈم کیا آپ جانتی ہو بلال کو میں نے کہا ہاں تو وہ بولا
پھر تو آپ کو پتا ہوگا

میں نے اس سے کہا مجھے کچھ نہیں پتا تو اس نے کہا وہ آج دبئی جا رہے ہیں شادی
کرنے کے لئے جیسے میں نے یہ سُنا تو میں بہت غمزدہ محسوس کرنے لگی اپنے
آپ کو ایک یہ وہ انسان ہے جس پر میں نے خود سے زیادہ بھروسا کیا
آج وہ میرے بھروسے کو چکنا چور کر کے چلا گیا اور میں نے تو بہت کچھ
سوچا تھا اس کے بارے میں مگر وہ ایک دھوکے باز نکلا ایک اپنے جگری
دوست کو دھوکا دے کر چلا گیا وہ وہ یہی سوچتے سوچتے گھر چلی گئی۔
گھر جا کر میں نے ماں کو دوائی دی اور ماں نے اسی وقت میرا ہاتھ پکڑ
لیا اور کہا بیٹی کب تک تم ایسے اکیلی رہوگی میرا کیا پتا میں کل
مر جاوں پر تم اپنے بارے میں سوچو اور کہا اب تم بلال سے شادی کرلو
میں نے ماں کو کہا ماں یہ نہیں ہوسکتا اب ماں نے حیرت انداز میں پوچھا کیوں
تو میں نے کہا اب اس کی شادی ہوگی وہ دبئی چلا گیا آج مجھے بتانا پتا نے
کچھ تو ماں نے بولا اس مت ہو کچھ نہیں ہوتا

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

61st Kerala State School Kalolsavam - Jan 03 To 07, 2023

Kozhikode

Item Code: 955 Participant Code: 105

اُسی وقت میں اپنے کمرے میں چلی گئی باہر دیکھا تو بہت بارش ہو رہی تھی
کھڑکی کے پاس میں کھڑی رہی تھی وہ چمک دار بجلی چمک رہی تھی ایسا لگ
رہا تھا یہ بجلی ابھی میرے اوپر آکر گر جائے ہوا بہت ٹھنڈی چل رہی تھی
تو میں وہ حسین منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اور اپنے دل سے دور
سوچتا رہی تھی۔

دوسرے دن صبح میں پارک میں گئی تو وہاں وہ خالی بینچ دیکھے ایسا
لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہے ہو۔ اُن پھولوں کو دیکھا وہ
جیسے کسی کی مہک کا انتظار کر رہے ہو۔ وہ پارک میں سب کچھ سنسان
تھا سب ویران تھا میرے لئے مجھے ایسا لگ رہا تھا۔ میں اسی وقت
وہاں سے گھر چلی گئی اور فون کھولا تو دیکھا آصف بلال کی بہت فون آئے تھے
پر میں نے اُن میں سے کسی کا جواب نہیں دیا۔

اُس کے بعد میں نے بہت نوکری کے لئے اپیل کی ودیش میں اور بھی
دوسری جگہ پر ایک مہینے بعد میں گھر پر ایسے ہی وقت گزارتی رہی
ایک دن میری دوست امرین کا فون آیا اور کہا مبارک ہو میری
جان تم تو اب بڑے ہوگئے ہو تو میں نے حیرت انداز میں پوچھا بند کرو
اپنی زبان ہوا کیا ہے یہ بتاؤ تو اُس نے کہا خود اپنا فون کھول کر دیکھو
اور پھر مجھے فون کرنا میں نے جلدی میں فون کھولا تو بہت میسج آئے
ہوئے تھے اُن میں سے ایک پر لکھا تھا مبارک ہو ساوتری۔

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

جب میں نے اس میسیج کو کھولا تو میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے مجھے یہ
نہیں پتا یہ خوشی کے آنسو ہیں یا غم کے جب میں نے پڑھنا شروع کیا تو
اس میں لکھا تھا آپ کو کینیڈا میں یا امریکا میں کہیں بھی نوکری کر سکتے
ہو تو میں نے ماں کو بتایا ماں بہت خوش ہوئی اور مبارک باد دینے لگی
تو میں نے اس کے بعد امریکا والی نوکری چنی ہماری ٹکٹ ایک
مہینے بعد کی تھی تب تک ہم نے اپنے یہاں کی زمین گھر وغیرہ
کو ایک غریب آدمی کو دے دیا تھا وقت یوں گزرا پتا ہی نہ چلا۔

ایک مہینے بعد ہم وہاں سے امریکا چلے گئے۔ پھر وہاں پر میرے پہلے
دوست کام کرتے تھے ان لوگوں نے ہماری بہت مدد کی ہمیں وہاں لوگوں
نے گھر اور اس کمپنی نے ایک مہینے کی تنخواہ پہلے دے دی۔ میرا وہاں
پر کام تھا غریب لوگوں کی سیوا کرنا۔ ان کی مدد کرنا اور حفاظت کرنا
ایک دن میں اپنے دورے پر نکلی تو میں نے ایک سو کروڑ غریب لوگوں
کو دیے اور واپس گھر آ گئی

دوسری صبح جب میں اٹھی تو دیکھا میرے فون پر بہت کال آئے ہوئے تھے
وہ بھی کسی غیر انسان کے جب میں نے کال کی تو انہوں نے بتایا کہ آپ
کسی بلال نام کے انسان کو جانتی ہیں۔ پہلے تو میں نے سوچا میں نہ کہہ دوں
پر جب ان کی پوری بات سنی تو میری نہ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی
انہوں نے بتایا کہ اس کا ایک حادثہ ہو گیا ہے وہ ابھی امریکا میں
ایک ہسپتال میں ہے۔ میں نے جلدی جلدی اپنی وردی پہنی اور نکل پڑی ماں

(**Note**: Graded Items may be published in **Schoolwki.** So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)